© rasailojaraid.com

عربی زبان وادب کے خصائص و امتیازات کا تحقیقی جائزہ

☆مولانا حافظ حبیب النبی

زبان کو انسانی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے، زبان اور انسان کا روز اول سے ہی چولی دامن کا ساتھ ہے یہ انسانی زندگی میں افراد کے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ افراد اس قدرتی عطیہ کے ذریعے ایک دوسرے سے باہمی رابطہ رکھتے ہیں۔ دنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں مگر کچھ زبانوں کو دوسری زبانوں پر فوقیت حاصل ہے۔

اُمُّ اللغات

عربی زبان لغات سامیہ میں سے ہے جو سام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، سامی لغات میں عربی کے علاوہ آرامی اور کنعانی زبانیں شامل ہیں شروع میں آرامی اور کنعانی زبانوں نے عروج حاصل کیا مگر مختلف علاقوں میں پھیلنے اور دوسری زبانوں کے ساتھ اختلاط کے باعث یہ زبانیں تغیر و تبدل سے محفوظ نہ رہ سکیں، چنانچہ کلدانی، آشوری اور سریانی زبانیں آرامی سے جبکہ عبرانی اور فینیقی زبانیں کنعانی سے وقوع پذیر ہوئیں۔ جبکہ عربی زبان بعض قبائل تک محدود ہونے کے باعث تغیر و تبدّل سے محفوظ رہی، لہذا اس زبان کو ''ام اللغات'' کہنا بجا ہوگا۔ (۱)

ادب عربی

ا۔ادب لغت میں: ادب جب ''باب کرُم'' سے آئے تو اس کا معنی ادب والا ہونا ہے اور اس سے ''ادیب'' ہے جس کی جمع اُدباء۔ اور ''باب ضرب'' سے اسکا استعمال دعوت کا کھانا تیار کرنے اور دعوت دینے کے معنی میں ہوتا ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں:

☆اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج لیاقت آباد، کراچی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"الآدِبُ: الداعی إلی الطعام"
یعنی آدِب کھانے کی دعوت دینے والے کو کہا جاتا ہے۔ (۲)
چنانچہ وہ ادب کی وجہ تسمیہ کے متعلق لکھتے ہیں:
"سُمّي الأدب أدبا لأنه يأدب الناس إلى المحامد"
کہ ادب کو ادب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو عمدہ اوصاف و اخلاق کی دعوت دیتا ہے۔ (۳)

۴۔ **ادب اصطلاح میں:** علماء نے ادب کو مختلف تعبیرات سے اُجاگر کیا ہے۔
۱۔ علامہ مرتضیٰ زبیدی نے اپنے شیخ کے حوالہ سے تاج العروس میں نقل کیا ہے کہ:
"الأدب ملكة تعصم من قامت به عمايشينه"
یعنی ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جسے حاصل ہوجائے تو اسے ہر ناشائستہ بات سے بچاتا ہے۔ (۴)
۲۔ ابوزید انصاری نے ادب کی تعریف کچھ یوں کی ہے:
"كل رياضة محمودة يتخرج بها الانسان في فضيلة من الفضائل"
ترجمہ: ادب ایک سُہانی مشق ہے جس کی وجہ سے انسان بہتر اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔ (۵)

علم ادب

ادب زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جبکہ علم ادب ایک خاص صنف علم کا نام ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون اور علامہ ابن خلدون مقدمہ میں علم ادب سے یوں نقاب کشائی کرتے ہیں:
"هو حفظ أشعار العرب وأخبارها والأخذ من كل علم بطرف"
علم ادب عرب کے اشعار، ان کی تاریخ و اخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدرِ ضرورت اخذ کا نام ہے۔ (۶)
علم ادب کی ایک تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:
"هو علم يحترز به من الخلل في كلام العرب لفظا و كتابة"
علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے۔ (۷)
بقول ابن الحسن عباسی:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''حقیقت یہ ہے کہ ایک ہے ادب اور ایک علم ادب، ادب کا مفہوم علم ادب سے زیادہ وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ادب ایک خاص ملکہ کا نام ہے، اس کا حسن اگر طور وطریقہ میں آجائے تو تہذیب کا نام پائے، اگر کسی انسان کی زبان کی زینت بنے تو ادیب سے موسوم ہو۔ اگر عام عبارت میں ہو تو نثر ہے، اگر کلام میں وزن کا بھیس اختیار کرے تو شعر کہلائے، اور اگر بے معنی اصوات کی ہم آہنگی کو شرف بخشے تو موسیقی بن جائے۔ ادب کی تعریف میں جتنے اقوال ہیں یہ اسی صنف کو اجاگر کرنے کی اپنے اپنے الفاظ میں تعبیر کی کوششیں ہیں''۔(۸)

؎ عبارتنا شتی وحسنک واحد وکل إلی ذلک الجمال یشیر

فضائل عربی زبان

قرآن میں: عربی زبان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اسی زبان میں نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إنا أنزلناه قرآنا عربیا لعلکم تعقلون﴾

ترجمہ: ہم نے اتارا ہے قرآن کو عربی زبان میں تاکہ تم سمجھو۔(۹)

علامہ شبیر احمد عثمانی نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: یعنی عربی زبان جو تمام زبانوں سے زیادہ فصیح ووسیع اور پرشوکت زبان ہے نزول قرآن کے لئے منتخب کی گئی۔(۱۰)

اسی طرح قرآن پاک کی کئی آیتوں میں قرآن پاک کے عربی ہونے کو بطور احسان جتلایا گیا ہے چنانچہ:

۱۔ سورۃ الشعراء میں ارشاد ہے:

﴿وإنه لتنزیل رب العلمین. نزل به الرّوح الأمین علی قلبک لتکون من المنذرین. بلسان عربی مبین﴾

ترجمہ: یہ قرآن پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اس کو تیرے دل پر فرشتہ معتبر لے کر اترا ہے کہ تو ہو ڈرانے والا کھلی عربی زبان میں۔(۱۱)

۲۔ سورۃ الشوریٰ میں ارشاد ہے:

﴿وکذلک أوحینا إلیک قرآنًا عربیًا لتُنذِر أمّ القریٰ ومن حولها﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ: اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان میں کہ تو ڈرائے بڑی بستی والوں اور اس کے آس پاس والوں کو۔ (۱۲)

حدیث میں: ا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ جو عربی اچھی طرح بول سکتا ہو اُسے چاہیے کہ غیر عربی میں بات نہ کرے کہ یہ نفاق پیدا کرتا ہے۔ (۱۳)

۲۔ ابن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسی اشعری کو لکھا:

''أما بعد! وتفقهوا فی السنة وتفقهوا فی العربية''

ترجمہ: سنت نبوی اور عربی زبان میں مہارت حاصل کرو۔ (۱۴)

اور ابن عمر کی روایت میں ہے یوں لکھا ہے:

''تعلموا العربية فإنها من دينكم''

ترجمہ: عربی زبان سیکھو کہ یہ تمہارے دین سے ہے، یعنی دین کی سمجھ بوجھ عربی پر موقوف ہے۔ (۱۵)

۳۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے اور صحابہ کرام حضرت سلمان فارسی سے ان کے نسب کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت سلمان نے جواب دیا کہ جو شخص مٹی سے پیدا ہوا ہو اور مٹی میں ہی لوٹ جانا ہو تو اس کا کیا نسب اگر میرے اعمال کا پلہ بھاری ہوا تو کیا ہی اچھا ہے میرا نسب اور اگر ہلکا ہوا تو کس قدر حقیر ہے میرا نسب اس کے بعد یہ آیت پڑھی:۔

﴿فأما من ثقلت موازينه فهو فی عيشة راضية وأما من خفت موازينه فأمه هاويه﴾ (۱۶)

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا بھلا ہو اے سلمان!

''أحبّوا العرب لثلاث: لأنّ نبيک عربی، وقرآنک عربی، ولسانک فی الجنة عربی''

ترجمہ: عرب سے تین وجہ سے محبت کرو: (۱) تیرے نبی عربی ہیں۔ (۲) تیرا قرآن عربی میں ہے۔ (۳) اور تیری زبان جنت میں عربی ہی ہوگی۔

۴۔ علامہ سیوطی نے علامہ زرکشی سے نقل کیا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت ابن عباس سے رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ سب سے پہلے خالص عربی میں جس نے کلام کیا وہ حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور اس سے مراد قریش کی عربی ہے۔ جس میں قرآن پاک نازل ہوا کیونکہ قحطان اور حمیر کی عربی تو حضرت اسماعیل سے پہلے کی تھی۔ (۱۷)

۵۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یارسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ آپ ہم میں سب سے زیادہ فصیح ہیں حالانکہ آپ ہم سے باہر نہیں نکلے؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"كانت لغة إسماعيل قد درست فجاء بها جبرئيل فحفّظنيها، فحَفِظتُها"

کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان مٹ مٹا گئی تھی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام از سر نو اسے لائے اور مجھے یاد کرایا تو میں نے اسے یاد کرلیا۔ (۱۸)

اس حدیث سے عربی کی فضیلت عیاں ہے کہ انبیاء کو خصوصی طور پر سکھائی گئی۔

۶۔ عبدالملک بن حبیب کا قول ہے:

"كان اللسان الأول الذى نزل به آدم من الجنة عربيا"

کہ پہلی زبان جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں بھیجے گئے عربی ہی تھی۔ (۱۹)

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مقولہ بھی منقول ہے کہ فرمایا:

"تعلموا العربية فإنها تثبت القلوب وتزيد في المروءة"

عربی سیکھو اس سے دلوں کو قرار آتا ہے اور مروت بڑھتی ہے۔ (۲۰)

عربی زبان کی خصوصیات

وسعت الفاظ: عربی زبان اپنے وسعت الفاظ اور نیرنگی اسلوب کی وجہ سے انسانی احساسات وجذبات کو بیان کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے، اس میدان میں دنیا کی دوسری زبانیں عربی کا مقابلہ نہیں کرسکتی، یہی وجہ ہے کہ عرب دیگر لوگوں کو عجمی یعنی گونگے کہتے ہیں۔

عربی زبان کی بے مثال وسعت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ اس میں ایک ایک چیز کے لئے کئی کئی نام اور لغات پائی جاتی ہیں۔ ایک ایک مفہوم کو متعدد عنوانات اور الفاظ سے تعبیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ابن خالویہ کہتے ہیں کہ میں نے عربی لغت سے شہر کے پانچ سو نام جمع کیے ہیں اور سانپ کے دوسو۔ حمزہ اصبہانی نے مصائب و آفات کے چار سو نام جمع کیے۔ (۲۱)

اس کی ہلکی سی مثال یہ ہے کہ عرب بادل کو اس کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے یوں نام دیتے ہیں:

۱۔	النّشءُ	جب بالکل ابتدائی مراحل میں ہو۔
۲۔	السحاب	جب ہوا چلنے لگے۔
۳۔	العارض	جب اس کا سایہ چھانے لگے۔
۴۔	العرّاض	جب گرجنے چمکنے لگے۔
۵۔	القزع	جب بادل کے ٹکڑے متفرق ہوں۔
۶۔	الكرفي	جب گھنا ہو۔
۷۔	طخياء	جب سیاہ ہو۔
۸۔	المُزْن	جب سفید ہو۔
۹۔	خال ومُخِيلة	جب دیکھ کر بارش کا گمان ہونے لگے۔
۱۰۔	الصُّراد	جب اس کی گرج کی آواز تیز ہو۔
۱۱۔	أجش	جب اس کی گرج کی آواز تیز ہو۔
۱۲۔	غِفارة	جب بادل پر بادل ہو۔ (۲۲)

اسی طرح بکری کو اس کے رنگوں کی معمولی تبدیلی پر مختلف نام دیتے ہیں۔ چنانچہ جب بکری سفید و کالے رنگ کی ہو تو اسے: "رقطاء، بغثاء" اور " نمراء" کہتے ہیں۔ پھر

۱۔	جب سر سفید ہو تو	رخماء
۲۔	ٹھوڑی اور ناک کے آس پاس سیاہی ہو	دغماء
۳۔	دم کے آس پاس سفیدی ہو	خصفاء
۴۔	کانوں کی گرد سفیدی ہو	شکلاء
۵۔	پچھلی ٹانگیں سفید ہوں	خرجاء
۶۔	اگلی ٹانگیں سفید ہوں	عصماء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ کوئی ایک ٹانگ سفید ہو رجلاء

۸۔ کمر سفید ہوں حجلاء و غدماء

۹۔ سب ٹانگیں سیاہ ہوں رملاء

۱۰۔ دم کا آخری حصہ سفید ہو صبغاء

۱۱۔ کوئی ایک طرف سفید ہو نبطاء

۱۲۔ آنکھوں کے گرد سفیدی ہو تو غرماء کہتے ہیں۔(۲۳)

وسعت معانی: کسی زبان میں لفظ کے ایک سے زیادہ معانی ہونا اس زبان کی علمی وادبی حیثیت کو اور زیادہ نمایاں کرتا ہے کنایات توریہ اور تعریض وغیرہ میں ذومعانی الفاظ کا استعمال پسندیدہ ہے۔

عربی زبان میں بھی جس طرح وسیع ذخیرہ الفاظ پایا جاتا ہے اسی طرح ایک ہی لفظ اپنے اندر کئی کئی مفاہیم سموئے ہوئے ہوتا ہے۔ چنانچہ لفظ ''العجوز'' کے ۶۵ معانی ہیں جن میں: ''شراب، مصیبت، کشتی، راستہ، ہانڈی، کمان، آگ، موت، کھجور کا درخت، اونٹنی، سوئی، زمین، خرگوش، شیر، کنواں، دریا، گائے، سوداگر، بیل، دوزخ، نیزہ، بھیڑیا، گدھ، گھوڑی، آفتاب، بجو اور بچھو وغیرہ ہیں''(۲۴)

قدیم و محفوظ زبان

ماہرین علم اللسان نے بعض خصوصیات کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں کو تین بڑی اقسام پر تقسیم کیا ہے:

۱۔ انڈو یورپین زبانیں: جن میں یورپ، ایران اور شمالی ہند کی زبانیں شامل ہیں۔

۲۔ سامی زبانیں: جن میں عربی، عبرانی، سریانی، کلدانی، قبطی، فنیشن اور اس سے متعلق زبانیں آجاتی ہیں۔

۳۔ ڈریویڈن: یہ ایک وسیع نام ہے جو ہر ایسی زبان کے لئے تجویز کیا گیا ہے جو اوپر کی دو قسموں میں نہیں آتیں۔

جن وجوہ خاصہ کی بنیاد پر مختلف زبانہائے عالم میں سے سامی زبانوں کی جماعت بندی الگ خاندان میں کی گئی ان میں ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ سامی زبانیں دنیا کی دیگر زبانوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برخلاف بہت ہی کم تغیرات تلے آئی ہیں اور سامی زبانوں میں بھی جو زبان قطعی اور کلی طور پر ہر قسم کے تغیرات سے محفوظ رہی ہے وہ عربی زبان کی وہ قسم ہے جو مکہ اور حجاز میں بولی جاتی ہے بقول پروفیسر وٹی:

''یہ زبان تو اپنی اصلی شکل وصورت میں اس دن بھی حجاز میں بولی جاتی تھی جب موسیٰ علیہ السلام زمین کی تلاش میں اسرائیلیوں کو ہمراہ لے کر عرب کے بیابانوں میں سے گزر رہے تھے''(۲۵)

الغرض یہ امر مسلم ہے کہ حجاز کی زبان جب سے بولی اور سنی گئی اپنی شکل وصورت میں اور اپنے الفاظ کے معانی میں ہر طرح کے تغیر سے محفوظ رہی ہے

مختصر کلمات / کم حروف مگر زیادہ معانی

ایک بات جو عربی زبان سے مختص ہے اور اس کے ام الالسنۃ ہونے پر شہادت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ عربی زبان کے مادے اس قسم کے ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ بولے جاسکتے ہیں بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ الفاظ کی کتر دبیونت کرتا رہتا ہے وہ آسانی سے کلمات کا تلفظ نہیں کرسکتا، اس لئے وہ ہر ایک لفظ کو چھوٹا بنالیتا ہے ہم خود بھی جب کسی چیز کا نام اسے بتلاتے ہیں تو اس لفظ کو مختصر سی مختصر شکل میں اسے سکھلاتے ہیں۔

عربی زبان کے جس قدر مادے ہیں ان کی تعداد کئی ہزار تک ہے وہ سب کے سب سہ حرفی ہیں۔ اب اگر ابتدائی زبان کے مادے مختصر سے مختصر ہونے چاہیے تو یہ بات بھی علی وجہ الکمال عربی زبان کو حاصل ہے اور یہ اس کے ام الالسنۃ ہونے کی ایک اور دلیل ہو جاتی ہے۔(۲۶)

علمی زبان

خواجہ کمال الدین عربی زبان کے ام الالسنۃ ہونے پر مختلف دلیلیں قائم کرنے باقی زبانوں اور عربی میں کثرت اشتراک الفاظ ثابت کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

''الغرض جس زبان کے یہ فضلائے یورپ متلاشی تھے وہ عربی زبان ہے اور اس لئے کہ یہ زبان سہل التحصیل بھی ہے۔ یہ لوگ چاہتے تھے کہ ایسی علمی زبان پیدا ہو کہ اس کا سیکھنا آسان ہو اور وہ کل دنیا کی زبان ہو جائے ایسی نئی زبان تو بننے سے رہی گذشتہ تیس چالیس برس سے اسپرنٹو پر بہت زور دیا گیا، لیکن نتیجہ مفقود رہے''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسپرنٹو میں گرامر کی وہ خوبیاں تو شاذ ہیں جو عربی میں ہیں لیکن اسپرنٹو کو جن اصولوں پر بنایا گیا ہے وہ اصول خود عربی میں موجود ہیں۔ (۲۷)

تمام حروف بامعنی ھیں

عربی زبان میں تمام حروف بامعنی ہیں بلکہ ان میں بعض حروف کے تو کئی کئی معانی ہیں مثلا: "أ" بارہ معانی کے لئے، "تا" چھ معانی کے لئے اور "با" پندرہ معانی کے لئے مستعمل ہیں چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں مثلا:

۱۔ الصاق: به داء۔ مررت بزيد

۲۔ استعانت: كتبت بالقلم

۳۔ تعلیل: إنكم ظلمتم أنفسكم باتخاذكم العجل.

۴۔ مصاحبت: وقد دخلوا بالكفر (ألى مع الكفر)

۵۔ تعدیہ: ذهب الله بنورهم.

۶۔ تبعیض: فامسحوا برءُ وسكم وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح دیگر حروف کے متعدد معانی ہیں کہ مفاعیل ومتعلقات کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔

حرکات کی اھمیت

عربی زبان میں حرکات صرف تلفظ میں مددگار نہیں بلکہ معانی میں بھی تغیر وتبدل کا ذریعہ ہوتے ہیں مثلا: نصرتَ (بفتح التاء) تو ایک مرد نے مدد کی۔ نصرتِ (بکسر التاء) تو ایک عورت نے مدد کی۔ نصرتْ (بسکون التاء) اس ایک عورت نے مدد کی۔ جبکہ نصرتُ (بضم التاء) میں نے مدد کی۔

کہ صرف "ت" کی حرکات کے تبدیل ہونے سے معانی میں نمایاں تبدیلی آرہی ہے۔

مادہ واحد سے کثیر اشکال ومعانی

عربی زبان میں ایک ہی مادہ سے لفظ کثیر اشکال اور معانی میں پھیل جاتا ہے مثلا: نصر سے صرف صغیر اور صرف کبیر کے مختلف صیغے اور مختلف معانی کا ظہور ہوتا ہے۔

اختصاریت مع جامعیت

عربی زبان میں بسا اوقات ایک مختصر لفظ ہوتا ہے اور اس کے معانی میں وسعت ہوتی ہے مثلا:

بَرَکَ: وہ اونٹ اپنا سینہ زمین سے لگا بیٹھا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صَمَدٌ: وہ ذات باری تعالی جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو

مکمل قواعد والی زبان

عربی زبان کے تمام پہلو قواعد کے تحت ہیں، اس زبان کے صرف ونحو مکمل ہیں۔

عربی زبان کی اہمیت

عربی زبان بیش بہا اسلامی ثقافتی ذخیرہ کی حامل ہے اس زبان نے دنیا کے سامنے یونانی علوم اور فلسفہ کو پیش کیا اور ان علمی خدمات کو بھی دنیا کے سامنے روشن کیا جو مسلمانوں نے فزکس کیمسٹری انجینئرنگ، میڈیسن اور دیگر میدانوں میں سرانجام دیے، ان ہی علوم کی بدولت اس وقت کا یورپ جو تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا روشنی سے ہمکنار رہا، عربی کی اس اہمیت کی وجہ سے یہ زبان بہت جلد جزیرہ عرب سے نکل کر چین سے گزر کر مراکش کے ساحلوں تک پھیلی، نیز شمالی افریقہ بحیرہ ہند کے علاقوں، اسی طرح وسطی افریقہ اور یورپ کے ساحلوں تک پہنچی۔

عربی زبان کی اہمیت کئی وجوہ سے روشن ہے

ا۔ **دینی پہلو:** دین اسلام کے بنیادی مراجع قرآن وحدیث کی زبان عربی ہے نیز فقہ اسلامی بھی اس زبان میں مدون ہے لہذا کوئی بھی مسلمان عربی سیکھے بغیر علوم اسلامیہ سے کما حقہ استفادہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے:

۔ لا یقبل الرجل بنوع من العلوم   ما لم یزین علمه بالعربیة

آدمی کو کسی علم میں قبولیت نہیں ہوسکتی جب تک وہ اس علم کو عربی سے مزین نہ کرے۔ (۲۸)

عربی زبان سے ناواقفیت دین اسلام سے دوری کا باعث ہے حضرت شیخ الاسلام مدنی نور اللہ مرقدہ اپنے مکاتیب وتقاریر میں کثرت سے ڈبلیو ہنٹر کا یہ مقولہ نقل کرتے رہتے تھے کہ:

"ہمارے کالجوں، اسکولوں سے پڑھا ہوا کوئی ہندو یا مسلمان ایسا نہیں ہے جس نے اپنے بزرگوں کے مذہبی عقائد کو غلط سمجھنا نہ سیکھا ہو" (۲۹)

اسی طرح ہنٹر کا دوسرا مقولہ یہ نقل کیا ہے کہ "ہمارے اینگلو انڈین اسکولوں سے کوئی نوجوان خواہ ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہیں نکلتا جو اپنے آباواجداد کے مذہب سے انکار کرنا نہ جانتا ہو" (۳۰)

شیخ الحدیث نے بعض علماء کا یہ مقولہ نقل کیا ہے:

"ما تزندق من تزندق بالمشرق الا جهلا بکلام العرب"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشرق میں جتنے بھی زندیق ہوئے وہ عربی زبان سے ناواقفیت کی بنیاد پر ہوئے۔ (۳۱)

ثعالبی فقہ اللغہ میں لکھتے ہیں کہ:

''بیشک جس کو اللہ سے محبت ہوگی اس کو اس کے حبیب علیہ السلام سے محبت ہوگی اور جو نبی عربی سے محبت رکھے گا اس کو عرب سے محبت ہوگی اور جس کے نزدیک عرب محبوب ہونگے اس کو عربی زبان سے ضرور محبت ہوگی کہ اسی زبان میں افضل الکتب قرآن افضل العرب والعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور جو عربی کو محبوب رکھے گا تو وہ اس کا اہتمام کرے گا اور ہمیشہ اپنی توجہ کو اس کی طرف مبذول کرے گا''

۲۔ **تعبیراتی پہلو:** عربی زبان اپنے وسیع ذخیرہ الفاظ اور دلنشیں اسلوب کی وجہ سے انسانی افکار واحساسات اور جذبات کو بیان کرنے پر پوری قدرت رکھتی ہے اس میدان میں دنیا کی دوسری زبانیں عربی کا مقابلہ نہیں کرسکتیں، اس حقیقت کا اعتراف مسلم اور غیر مسلم مفکرین کر چکے ہیں۔

۳۔ **عالمی پہلو:** عربی زبان اپنی دینی حیثیت کی وجہ سے مسلم ممالک میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے لیکن غیر اسلامی ملکوں میں اس کو چنداں پذیرائی نہ تھی مگر اس جدید دور میں عربی کو غیر اسلامی ملکوں میں بھی پذیرائی حاصل ہے جس کے کئی عوامل ہیں سب سے بڑا عامل عرب ممالک کی مالی اور جغرافیائی حیثیت ہے اس لئے اقوام متحدہ نے عربی زبان کو اس عالمی ادارے کی دیگر سرکاری زبانوں میں شامل کرلیا ہے اب عربی زبان اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی اداروں میں دیگر چند زبانوں کے ہم پلہ اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

۴۔ **روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے الفاظ:** مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو، کوئی بھی زبان بولنے والا ہو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے بے شمار کلمات مثلاً: ''**سبحان اللہ، الحمدللہ، ماشاء اللہ، انشاء اللہ، جزاک اللہ، یھدیک اللہ، نعوذ باللہ، استغفر اللہ اور مرحبا**'' وغیرہ بے تکلف استعمال کرتا ہے۔

اور یہ تمام کلمات عربی زبان میں ہیں۔ علاوہ ازیں نمازوں کے اوقات، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اسی طرح تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، اشراق، تہجد، اذان، اقامت، تکبیر، تحمید، تعوذ، تسمیہ، صفا، مروہ، مقام ابراہیم، حجر اسود، میقات، ملتزم، طواف اور اسی طرح کتنے کلمات ایسے ہیں جن کا استعمال مسلمان کرتے ہیں خواہ ان کی اپنی کوئی بھی زبان ہو۔ بقول ڈاکٹر غلام مصطفیٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خان صاحب کہ:

''ایک مسلم معاشرے کو عربی کے بغیر چارہ نہیں مسلمان کا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، رہنا سہنا بلکہ مرنا جینا سب عربی کا مرہون منت ہے''۔ (۳۲)

غرض یہ کہ پیدائش سے لیکر (اذان اقامت) اور موت (جنازہ) تک عربی زبان مسلمان کے ساتھ کسی نہ کسی طرح چسپاں ہے۔

۵۔ **بین الاقوامی زبان:** عربی زبان بین الاقوامی زبان ہے کہ دنیائے عالم میں امت مسلمہ کے باہمی رابطے کا ذریعہ یہی عربی ہے، اسی زبان سے امت مسلمہ کے درمیان اتفاق واتحاد اور تنظیم قائم کی جاسکتی ہے اور سیاسی کشمکش کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ **تاریخ کا گہوارہ:** تاریخ نویسی کی طرف اہل عرب کا فطری رجحان تھا چنانچہ بے شمار تاریخی موضوعات پر عربی زبان میں بے پایاں ذخیرہ موجود ہے بنابریں محققین کے لئے عربی کا فہم لازمی ہے۔

۷۔ **امت مسلمہ کا علوم وفنون میں عروج عربی زبان میں ہے:** جس وقت یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، مسلمان دنیا کو علم کی روشنی سے منور کر رہے تھے، آج ہم اپنے گذشتہ زمانے کے علوم وفنون پر نالہ وگریاں ہیں لیکن اس کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ہمت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ ہمارا ورثہ سب کا سب عربی زبان میں ہے۔

۸۔ **پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں پر عربی کے اثرات:** پاکستان میں جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں تقریباً ہر زبان کسی نہ کسی حد تک عربی زبان سے متاثر ہے خصوصاً ہماری قومی زبان اردو نے تو مکمل طور پر عربی کے گہوارہ میں پرورش پائی ہے۔ بقول ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان:

''برصغیر پاک وہند میں جب سے مسلمانوں کا قیام شروع ہوا تو ظاہر ہے کہ انھیں عربی سے اپنے دین کی وجہ سے خصوصی تعلق رہا۔ اسی لئے انہوں نے بکثرت عربی الفاظ اپنے معاشرے میں استعمال کرنے شروع کیے اور مختلف مقامات کے لوگوں کے اختلاط وارتباط سے عربی الفاظ میں تغیر وتبدل بھی ہوا''۔ (۳۳)

چنانچہ الفاظ کی ترکیب، اسلوب بیان اور معنوی حسن وخوبی جو اردو زبان کو حاصل ہے وہ عربی زبان ہی کی بدولت ہے، اسی طرح اردو کے صرفی ونحوی قواعد پر عربی کا کافی اثر ہے۔ اردو کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اکثر اصطلاحات عربی سے ماخوذ ہیں مثلاً: جمع، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ وغیرہ۔ بلکہ اکثر قواعد کا استعمال بھی عربی طرز پہ ہی ہے مثلاً: کتاب کی جمع کتب، حامد اسم فاعل اور محمود اسم مفعول، اردو میں عام مستعمل ہیں جبکہ یہ سب عربی سے ماخوذ ہیں۔

۹۔ **علوم وفنون میں عربی کا سہارا:** سائنس وٹیکنالوجی کے مضامین دیگر زبانوں سے عربی میں منتقل کرنے کے لئے عربی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ دور حاضر میں مختلف سائنسی علوم وفنون کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور اردو کے ذریعہ تعلیم کو عام کرنے کی سعی ہورہی ہے۔ اس سلسلے میں اصطلاحات عربی زبان سے ہی زیادہ تر اخذ کی جارہی ہیں اس لئے کہ عربی زبان جامعیت اور اختصار کی وجہ سے اصطلاح سازی کے لئے زیادہ موزوں ہے۔

غرض عربی زبان اپنی گوناں گوں خصوصیات کی وجہ سے دنیا کی اہم زبانوں میں شمار ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں مشرق ومغرب کے اہم ادیبوں، فلسفیوں اور اہل علم نے اس کے حصول کے لئے نمایاں جدوجہد کی ہے۔ چنانچہ عرب، شام، عراق، اردن، فلسطین، مصر اور بر اعظم افریقہ کے اکثر شمالی علاقوں کے باشندوں کی زبان عربی ہے۔ مرور زمانہ سے مختلف زبانوں کے اثرات کے باوجود اس کا قدیم معیار ابھی تک قائم ہے۔

امت مسلمہ جو اپنی دینی، ثقافتی، سیاسی اور تمدنی لحاظ سے دنیا بھر میں بنی نوع انسان کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے کا اہم آئین قرآن حکیم عربی زبان میں ہے اور اس آئین کی توضیح وتشریح کے لئے جس عظیم ہستی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے وہ بھی عربی میں ہے۔ ان سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل اور اصول بنیادی طور پر عربی میں ہیں۔ اگرچہ ان کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوچکے ہیں لیکن جو فصاحت وبلاغت اور شیرینی اصل کتب میں ہے وہ ترجمہ میں کہاں؟ تو اس طرح تمام تر تراجم کے باوجود اصل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

عربی زبان کے فروغ کا طریقہ کار

ا۔ **آگہی:** کسی بھی زبان کی اہمیت وفضیلت واضح ہوجانے کے بعد ارباب عقل وخرد کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس کی ترویج میں اپنا کردار ادا کریں اس کا آسان اور پر اثر طریقہ یہ ہے کہ اس کی فضیلت واہمیت کی اشاعت وترویج کی جائے، کالم نگار اپنے کالم کے ذریعہ، خطباء اپنے خطبوں میں اور اساتذہ اپنے طلباء کے سامنے اس کی فضیلت واہمیت کو بیان کرے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں اور نہ سیکھنے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

۲۔ **سرکاری زبان**: اہل اختیار انگریزی کے بجائے عربی زبان کو پاکستان کی سرکاری زبان قرار دینے کے لئے اپنا کردار ادا کریں، کیونکہ یہی وہ زبان ہے جو پورے پاکستان کو بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کر سکتی ہے جس طرح اردو قومی زبان نے تمام اہل پاکستان کو محبت کے رشتہ میں پرویا ہوا ہے

چنانچہ حسین یاسین الکاتب اور محمد حسن الاعظمی امۃ واحدا ور لغۃ واحدہ میں رقمطراز ہیں کہ:

''عربی زبان کو پاکستان کی سرکاری زبان ہونا چاہیئے اس لئے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا اور اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ اسلامی زبان عربی ہے اور قائداعظم نے اس بات کا کئی مقام پر اعلان کیا کہ پاکستان کی بنیاد اسلام ہے''(۴۴)

مشہور عربی مقولہ ہے کہ: **النّاس علی دین ملوکھم** " لوگ اپنے بادشاہوں کے مذہب پر ہوتے ہیں۔تو عربی کو سرکاری زبان قرار دیا جانا اس کے فروغ کا ایک اہم سبب ہوگا

۳۔ **ہم آہنگی**: مدارس عربیہ اور عصری تعلیمی اداروں کے طلباء میں ہم آہنگی کی راہیں ہموار کی جائیں، مشترکہ سیمینار منعقد کیے جائیں اور دوری کی فضاؤں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے عربی کے فروغ کے لئے اقدامات کیے جائیں۔اتحاد ہی بند راہوں کو کھولنے کا واحد ذریعہ ہے۔

۴۔ **جامعات میں عربی بطور لازمی مضمون**: اسلامیات کے مضمون میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے والوں کے لئے عربی پر عبور لازمی ہونا چاہیے چنانچہ افریقہ اور دیگر ممالک میں اسلام کے کسی موضوع پر Ph.D کرنے والوں کے لئے عربی پر عبور لازمی ہے جبکہ وطن عزیز میں اسلامک اسٹڈیز میں بھی عربی واجبی سی ہے۔جس کی وجہ سے زندہ زبان کو مردہ کر رہے ہیں۔حالانکہ اسرائیل نے ''حبرو'' مردہ زبان کو زندہ کر دیا ہے۔

۵۔ **عربی کورسز**: عربی مدارس والوں کو چاہیے کہ وہ عصری فنون حاصل کرنے والے طلباء کے لئے عربی کے مختصر کورسز کا اہتمام کریں۔

الغرض عربی ہی امت مسلمہ کے درمیان اتفاق کا ذریعہ ہے اس کے ذریعہ قرآن وحدیث سے مسلمان منسلک ہو جاتا ہے اور براہ راست قرآن وحدیث سے استفادہ آسان ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر عربی داں اپنا دینی فریضہ سمجھ کر حتی المقدور عربی کے فروغ کے لئے کوشاں رہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی و حوالہ جات

۱۔احمد حسن الزیات/تاریخ ادب عربی/ص:۱۵

۲۔ابن منظور افریقی/لسان العرب/نشر الادب،قم ایران/ص:۹۳

۳۔ابن منظور افریقی/لسان العرب/نشر الادب،قم ایران/ص:۹۳

۴۔علامہ مرتضی زبیدی/تاج العروس،ج:۱/ص:۱۴۴

۵۔ابن الحسن عباسی/مقدمہ درس مقامات/مکتبہ فاروقیہ،کراچی/ص:(ض)

۶۔کشف الظنون عن اسالیب الکتب والفنون،ج:۱/ص:۵۷

۷۔سید شریف جرجانی/تعریفات/ص:۶

۸۔ابن الحسن عباسی/مقدمہ درس مقامات/مکتبہ فاروقیہ کراچی/ص:(ض)

۹۔القرآن/سورۃ یوسف/آیت:۲

۱۰۔تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی/مکتبہ رشیدیہ،لاہور/ص:۳۰۵

۱۱۔القرآن/سورۃ الشعراء/آیت:۱۹۲تا۱۹۵

۱۲۔القرآن/سورۃ الشوریٰ/آیت:۷

۱۳۔اقتضاء الصراط المستقیم/وزارۃ الشئون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد/المملکۃ العربیۃ السعودیۃ/ص:۲۰۵

۱۴۔لسان القرآن/کراچی مکتبہ الشبیری/ص:۱۳۱

۱۵۔مولانا اعزاز علی/مقدمہ مقامات حریری/نور محمد کتب خانہ کراچی/ص:۹

۱۶۔مولانا زکریا/فضائل عربی زبان/مکتبہ الشیخ،کراچی/ص:۱۵

۱۷۔ابن عساکر فی تاریخہ/المزہر فی علوم العربیۃ وانواعہا/بیروت لبنان/ص:۲۷

۱۸۔ابن عساکر فی تاریخہ/المزہر فی علوم العربیۃ وانواعہا/بیروت لبنان/ص:۳۵

۱۹۔ابن عساکر فی تاریخہ/المزہر فی علوم العربیۃ وانواعہا/بیروت لبنان/ص:۳۰

۲۰۔ابن الجوزی/مناقب عمرؓ/دلد العلم بیروت،لبنان/ص:۱۱۳

۲۱۔المنجد/نور محمد کتب خانہ،آرام باغ کراچی/ص:۱۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۲۔ ابو منصور ثعالبی/ فقہ اللغۃ وسیر العربیۃ/ قدیمی کتب خانہ کراچی/ ص: ۲۵۴۔۵۵
۲۳۔ ابو منصور ثعالبی/ فقہ اللغۃ وسیر العربیۃ/ قدیمی کتب خانہ کراچی/ ص: ۷۲
۲۴۔ المنجد/ نور محمد کتب خانہ، آرام باغ کراچی/ ص: ۶۳۳
۲۵۔ خواجہ کمال الدین/ ام الالسنہ یعنی زندہ کامل اور الہامی زبان/ مکتبہ نولکشمور، لاہور/ ص: ۶
۲۶۔ خواجہ کمال الدین/ ام الالسنہ یعنی زندہ کامل اور الہامی زبان/ مکتبہ نولکشمور، لاہور/ ص: ۹۳
۲۷۔ خواجہ کمال الدین/ ام الالسنہ یعنی زندہ کامل اور الہامی زبان/ مکتبہ نولکشمور، لاہور/ ص: ۱۳۱
۲۸۔ شاہ ولی اللہ/ المدخل الی العربیہ/ مکتبہ الشبیری/ ص: ۲
۲۹۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ/ مکتوبات شیخ الاسلام/ ص: ۳۶۸
۳۰۔ حسین یاسین الکاتب، محمد حسن الاعظمی/ امۃ واحدۃ ولغۃ واحدۃ/ مکتبہ منیریہ کراچی/ ص: ۶
۳۱۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا/ فضائل عربی زبان، ج ۱، مکتبہ الشیخ، کراچی/ ص: ۱۴
۳۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان/ ہمارا معاشرہ اور عربی، مخزن ادب درسی کتاب/ ص: ۷۷
۳۳۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان/ ہمارا معاشرہ اور عربی، مخزن ادب درسی کتاب/ ص: ۷۸

سیرت طیبہؐ کی روشنی میں

عہد حاضر کے حوالے سے امت مسلمہ کی رہنمائی

(سیرت النبیؐ پر پانچ صدارتی ایوارڈ یافتہ تحقیقی مقالات)

(رواداری، احتساب، کفالت، مثالی نظام تعلیم، نیو ورلڈ آرڈر)

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(زیر طبع)

© rasailojaraid.com